السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب سائل نے اپنی بیوی کو یکبار (ایک ہی سانس میں) تین بار طلاق کہہ دیا ہے۔ یعنی کہ دو دفعہ طلاق، طلاق اور تیسری مرتبہ کہ میں نے تمہیں تین طلاق دے دی ہیں۔

جنابِ محترم بندہ کو طلاق دینے کا کوئی ارادہ یا منصوبہ نہ تھا اور اس دورانیہ کو پانچواں روز ہے۔ بندہ اپنے غصہ پر نادم اور پشیمان ہے اور رجوع کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا بندہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں ایک طلاق واقع ہوچکی ہے۔ کیونکہ ایک مجلس کی تین یا تین سے زائد طلاق ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ صحیح مسلم کتاب الطلاق میں ہے: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین طلاقیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دور میں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور کے ابتدائی دو سالوں میں ایک ہی طلاق ہوا کرتی تھیں۔ اور قرآنِ مجید میں ہے: {وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ط} نیز قرآنِ مجید میں ہے: {وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ط} الآیة۔

توصورتِ مسئولہ میں عدت کے اندر صلح بلا نکاح درست ہے اور عدت کے بعد صلح بنکاحِ جدید صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ ۲۰ ۹ ۱۴۲۳ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص479

محدث فتویٰ